روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 15 مئی 2014ء 15 رجب 1435 ہجری 15 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 110

جو لبیک کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا، خرچ کرتے ہیں۔

(الشوریٰ:39)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور انکا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا انکو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہگار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے۔ ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ ہم نے اس کو شناخت کیا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

انسان کی پیدائش کا مدعا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے وہ یہ ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ ...... (ذاریات:57) یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو یہ تو مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے جس نے اسے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا میں فانی ہو جانا ہی ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

خوش نصیب لوگ

مکرم محمد خان صاحب ساکن منج تحصیل و ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے بڑے جوش سے تقریر فرمائی اس تقریر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے نام پر اپنے لڑکے دیں گے وہ بہت ہی خوش نصیب ہوں گے۔

(سیرت المہدی جلد 4 صفحہ 9)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل فرمائیں۔

(مرسلہ: وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ایک سو سال مکمل ہونے پر

'گلڈ ہال' لندن میں 'اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا تصور' کے موضوع پر

مذاہب عالم کانفرنس

رپورٹ: مکرم حافظ محمد ظفر اللہ صاحب، مکرم رشید احمد ظفر صاحب

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی تصنیف 'تریاق القلوب' میں انگریز گورنمنٹ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"چونکہ آجکل یورپ کی بعض گورنمنٹیں اس بات کی طرف بھی مائل ہیں کہ مختلف مذاہب کی خوبیاں معلوم کی جائیں کہ ان سب میں سے خوبیوں میں بڑھا ہوا کون سا مذہب ہے اور اس غرض سے یورپ کے بعض ملکوں میں جلسے کئے جاتے ہیں جیسا کہ اِن دنوں میں اٹلی میں ایسا ہی جلسہ درپیش ہے اور پھر پیرس میں بھی ہوگا۔ سو جبکہ یورپ کے سلاطین کا میلان طبعاً اِس طرف ہوگیا ہے اور سلاطین کی اِس قسم کی تفتیش بھی لوازم سلطنت میں سے شمار کی گئی ہے اس لئے مناسب نہیں ہے کہ ہماری یہ اعلیٰ درجہ کی گورنمنٹ دوسروں سے پیچھے رہے اور تمہید اس کارروائی کی اس طرح پر ہوسکتی ہے کہ ہماری عالی ہمت گورنمنٹ ایک مذہبی جلسہ کا اعلان کرکے اِس زیر تجویز جلسہ کی ایسی تاریخ مقرر کرے جو دوسال سے زیادہ نہ ہو اور تمام قوموں کے سرکردہ علماء اور فقراء اور ملہموں کو اِس غرض سے بلایا جائے کہ وہ جلسہ کی تاریخ پر حاضر ہو کر اپنے مذہب کی سچائی کے دو ثبوت دیں۔

اوّل ایسی تعلیم پیش کریں جو دوسری تعلیموں سے اعلیٰ ہو جو انسانی درخت کی تمام شاخوں کی آبپاشی کرسکتی ہو۔ دوسرے یہ ثبوت دیں کہ اُن کے مذہب میں روحانیت اور طاقت بالا ویسی ہی موجود ہے جیسا کہ ابتدا میں دعویٰ کیا گیا تھا۔"

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد نمبر 15 صفحہ 495)

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ نے 'جلسہ تحقیق مذاہب' کے نام سے 1895ء میں ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں یہ تجویز بھی دی کہ اس جلسہ کا انعقاد قادیان میں بھی کیا جاسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس اشتہار کے ذریعہ مذاہب عالم کے اکابرین اور رہنماؤں کو قادیان آنے کی بھی دعوت دی تا وہ اس جلسہ میں شامل ہوکر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"مذہبی تحقیق کیلئے غیبی تحریک سے ایک ہوا چل رہی ہے۔ تمام راہیں کھل گئیں ہیں۔ تمام مشکلات حل کر دی گئی ہیں۔ مختلف زبانوں کا علم لوگوں میں بڑھتا جاتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمام قوموں کو ایک قوم بنادے۔ سو یہ بات بالکل سچ ہے کہ اگر ان تمام وسائل کو احقاق حق کیلئے احسن طور پر استعمال میں لایا جاوے اور تمام قوموں کے اکابرین اور صاحبان معرفت نیک نیتی سے حق کے ظاہر ہونے کیلئے ایک جگہ مل کر کوشش کریں اور تعصّبات سے دور ہوکر بھائیوں کی طرح باہمی اتفاق سے اپنے اپنے دین اور کتاب کی خوبیاں آہستگی اور ٹھنڈے دل سے ایک دوسرے پر ظاہر کریں تو کچھ تعجب نہیں کہ اس اتفاق کی برکت سے سچے مذہب کے انوار لوگوں پر ظاہر ہوجاویں۔ اور یہ بات نہایت قابل افسوس ہوگی کہ جب اس قدر وسائل اظہار حق کے خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے موجود کردیئے ہیں تو ہم ان خداداد نعمتوں سے کچھ فائدہ نہ اٹھاویں اور ایسی تجویزیں نہ سوچیں جو بذریعہ استعمال ان وسائل کے اظہار حق کیلئے مدد دے سکتے ہیں اور ایسے حیلے بجانہ لاویں جو بنی نوع کی ہمدردی کیلئے نہایت مؤثر ہوں بلکہ اس صورت میں ہم بڑے گنہگار ٹھہریں گے اگر ہم ان خداداد نعمتوں کا قدر نہ کریں اور عملی طور پر خلق اللہ کو ان کا فائدہ نہ پہنچاویں اور یونہی غفلت سے ان تمام نعمتوں کو ضائع کردیں۔ اور اپنی بنی نوع کی ہمدردی سے لاپروائی اختیار کریں لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے میں نے یہ تجویز کی ہے کہ اس کام کے انجام دینے کیلئے ایک مہذبانہ جلسہ مذاہب متفرقہ کا اسی جگہ یعنی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں انعقاد پاوے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول، اشتہار نمبر 144، اشتہار بعنوان "جلسہ تحقیق مذاہب")

پھر حضرت مسیح موعود نے ملکہ برطانیہ کی گولڈن جوبلی کے موقع پر کتاب "تحفہ قیصریہ" تحریر فرمائی۔ یہ کتاب 25 مئی 1897ء کو شائع ہوئی۔ اس کتاب میں بھی حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے موقع کی مناسبت سے ملکہ انگلستان کی کمال ہمدردی فرماتے ہوئے اسے قبولِ حق کی دعوت دی نیز یہ تجویز فرمایا کہ:۔

"نہایت آرزو سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرہ ہند دام اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح ایسا مذہبی جلسہ پایۂ تخت میں انعقاد فرماویں کہ یہ رُوحانی طور پر ایک یادگار رہوگی...... اور اس التماس کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ جب سے اس ملک کے لوگوں نے امریکہ کے جلسہ مذاہب سے اطلاع پائی ہے، طبعاً دِلوں میں یہ جوش پیدا ہوگیا ہے کہ ہماری ملکہ معظّمہ بھی خاص لنڈن میں ایسا جلسہ منعقد فرمائیں...... ہاں یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسہ مذاہب میں ہر ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ دُوسروں سے کچھ تعلق نہ رکھے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ جلسہ بھی ہماری ملکہ معظّمہ کی طرف سے ہمیشہ کیلئے ایک رُوحانی یادگار رہوگا۔"

(تحفہ قیصریہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 279)

اگرچہ ملکہ انگلستان کو یہ 'روحانی یادگار' قائم کرنے کی مہلت نہ مل سکی لیکن آج ملکہ انگلستان کی بستی میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس روحانی یادگار کے قیام کے سامان پیدا ہوئے۔

انگلستان میں جماعتِ احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر جماعت احمدیہ برطانیہ نے ملک بھر میں مختلف تقریبات منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ جماعت یو۔کے کی مجلس مشاورت کی طرف سے آنے والی تجاویز میں ایک یہ تجویز بھی حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہوئی کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی خواہش کے احترام میں جماعت احمدیہ انگلستان لنڈن میں ایک عالمی نوعیت کا 'جلسہ مذاہب' منعقد کرے۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ کے اختتام پر صدارتی خطاب فرمائیں۔

چنانچہ امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور رہنمائی کی بدولت جماعت احمدیہ کو مورخہ 11/ فروری 2014ء کو ایک تاریخی جلسہ گلڈ ہال (Guildhall) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں 26 ممالک سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے 280 افراد نے شرکت کی۔ اس جلسے کا theme "اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا تصور" (God in the 21st Centuary) رکھا گیا۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اس سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 22/اکتوبر تا 3/نومبر 1924ء کو Imperial Institute لندن میں حکومتِ انگلستان کی طرف سے منعقد کی جانے والی ایک Parliament of Living Religions میں بنفسِ نفیس شمولیت فرمائی تھی اور اس جلسہ میں آپ کا ایک مضمون حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ہدیۂ قارئین کرنے کی سعادت پائی تھی۔ اس مضمون کو سامعین نے بہت سراہا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 422 تا 469، نیز 'A Parliament of Living Religions' از William Loftus Hare)

گلڈ ہال (Guild Hall)

جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے جو کانفرنس منعقد کی گئی اس کیلئے لندن شہر کے وسط میں واقع گلڈ ہال نام کی ایک تاریخی عمارت کا انتخاب کیا گیا جو کئی پہلوؤں سے دلچسپی کی حامل ہے۔

اس پُرشکوہ عمارت کی بنیاد 1411ء میں رکھی گئی اور 1440ء میں اس کی تعمیر پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس عمارت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پتھر سے بنائی گئی یہ واحد عمارت ہے جو چرچ کی ملکیت میں نہ ہونے کے باوجود بھی آج تک محفوظ ہے۔ گزشتہ کئی صدیوں سے اس عمارت میں برطانیہ کے شاہی خاندان اور دیگر ملکی و عالمی اہم ترین تقریبات کا انعقاد ہورہا ہے جس میں ملکہ برطانیہ اور ملکی وزیر اعظم اور دیگر ملک کی اہم شخصیات شامل ہوتی ہیں۔

ان تقریبات میں سے ایک اہم تقریب لندن کے میئر کی طرف سے منعقد کی جاتی ہے۔ اس تقریب کی ایک خاص بات جو کہ اب روایت بن چکی ہے وہ برطانوی وزیر اعظم کی تقریر ہے جس میں خاص عالمی معاملات کا ذکر ہوتا ہے اور اس تقریر کو دنیا بھر میں بہت اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔

اس ہال کی ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ اس میں یاجوج اور ماجوج نام کے دو مجسمہ رکھے گئے ہیں جن کے متعلق بہت سے قصے مشہور ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ برطانیہ کے پہلے بادشاہ Brutus نے دو دیوہیکل یاجوج اور ماجوج نامی عفریتوں کو شکست سے دوچار کیا تھا اور یہ مجسمے انہی دونوں عفریتوں کی یاد میں آویزاں کئے گئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنی ایک تحریر میں قرآن کریم اور بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق ان مجسموں سے بھی یورپ سے تعلق رکھنے والی بعض اقوام کے یاجوج اور ماجوج ہونے پر استدلال فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں کہ:

"اس قوم یاجوج ماجوج کے ثابت کرنے کیلئے ہمیں کہیں دور دراز جانے کی ضرورت نہیں۔ حقیقۃً ضرورت نہیں اس لئے کہ لنڈن میں ان دونوں قوموں کے مورثان اعظم کے اسٹیچو (بُت) موجود ہیں۔ غور کرو اور سنو۔ اس تحقیق میں محمد نورالدین اوّل انسان ہے جس نے اردو میں اس کو شائع کیا ہے۔ افسوس ہمارے یہاں آج کل فوٹوگرافر نہیں ورنہ ہم ان کی تصویر بڑی خوشی سے شائع کرتے۔ اصل رسالہ میں یاجوج ماجوج کی تصویر بھی دی ہے۔ اس تصویر سے ظاہر ہے کہ دو بڑے کندہ ہوئے بت گلڈ ہال کی دیوار کے دو زاویوں پر دھرے ہوئے ہیں۔ یہ دنیا بھر کے مشہور و معروف دیو یاجوج ماجوج ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ بت اس لئے بنائے گئے تھے کہ زمانہ قدیم کے یاجوج ماجوج اور کارنیس (Carnius) کی یادگار قائم رہیں۔ جو اس جزیرہ (انگلستان) پر قدیم باشندوں سے جنگ کیا کرتے تھے۔"

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

(رسالہ 'نورالدین' مؤلفہ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب صفحہ 203، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان)

حضورانور کی گلڈ ہال

تشریف آوری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'جلسہ مذاہب' میں شمولیت کی غرض سے بیت الفضل سے شام قریباً سوا چار بجے روانہ ہوکر پانچ بجے مقامِ جلسہ پر رونق افروز ہوئے جہاں رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعتِ احمدیہ انگلستان، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔

تعارفی نمائش

حضورانور 'گلڈ ہال' کی عمارت کے نچلے حصہ میں جو East and West Crypt کہلاتا ہے تشریف لائے اور یہاں جماعتِ احمدیہ کے بارے میں لگائی جانے والی ایک تعارفی نمائش کا وزٹ فرمایا۔ اس جلسہ میں بہت سے ایسے مہمانوں کی آمد متوقع تھی جو جماعت کے کسی بھی پروگرام میں پہلی بار شامل ہو رہے تھے اس لیے موقع کی مناسبت سے اس نمائش کو مختلف سیکشنز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ نمائش کے مختلف حصوں میں حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفائے احمدیت نیز جماعت احمدیہ کا عمومی تعارف یورپ میں دعوت الی اللہ سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات، انگلستان کی مختلف جماعتوں کا تعارف، قرآن مجید کے تراجم و دیگر لٹریچر کی اشاعت کی تفصیلات، 1924ء میں منعقد ہونے والی مذاہب عالم کی ویمبلے کانفرنس اور کسرِ صلیب کانفرنس 1978ء کی جھلکیاں، ریویو آف ریلیجنز بالخصوص حضرت اقدس مسیح موعود کے بابرکت وقت میں شائع ہونے والے چند شمارہ جات کی نقول اسی طرح جماعت احمدیہ کی خدمت دین اور خدمتِ انسانیت کی جھلکیاں اور ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں خدمتِ انسانیت اور رفاہِ عامہ کے کاموں کا تصویری تعارف پیش کیا گیا تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے نمائش کے اِن تمام حصوں کو دیکھا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اوپر والے حصہ میں تشریف لے آئے جہاں The Old Library and Print Room میں نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے سوا پانچ بجے نمازِ مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

معزز مہمانان وممبران

وفود کی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ لائبریری سے ملحقہ ایک پارلر روم میں تشریف لے گئے جہاں کانفرنس پر تشریف لانے والے بعض معزز مہمانان نے حضور انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والے مہمانوں میں عزت مآب دلائی لامہ کے نمائندہ Geshi Tashir Tsering، کیتھولک چرچ کے نمائندہ آرچ بشپ Kevin McDonald، ...... کے چیف ربائی کے نمائندہ وفد کے ممبران، ہندوکونسل انگلستان کے چیئر مین، یوروپین پارلیمنٹ میں برطانیہ کے نمائندہ Dr. Charles Tannock MEP، ...... میں 'دروز کمیونٹی' کے روحانی پیشوا شیخ موفّق تعریف، گھانا سے تشریف لانے والے وفد کے ممبران اور انگلستان کے اٹارنی جنرل Dominic Grieve شامل ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ چھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز 'جلسہ مذاہب' کی صدارت کے لئے مرکزی ہال میں تشریف لے آئے۔

اس جلسہ میں شمولیت کے لئے دنیا میں بسنے والے مختلف مذاہب کے راہنماؤں، سیاسی لیڈروں، حکومتی و سفارتی اہلکاروں، علمی اور ادبی حلقوں اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے لوگوں نیز مذہبی آزادی کے لئے کام کرنے والے ادارہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے چنیدہ افراد کو مدعو کیا گیا تھا۔ ان مدعووین میں کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ Kevin McDonald، چیف ربائی کے نمائندہ Rabbi Professor Daniel Sperber، عزت مآب جناب دلائی لاما کے نمائندہ Geshe Tashi Tsering، دروز کمیونٹی کے روحانی پیشوا Sheikh Muawafak Tareef، ہندوکونسل یوکے کے چیئر مین Umesh Chandr Sharma، USCIRF (یوایس کمیشن آن انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم) کی وائس چیئر مین Dr. Katrina Lantos Swett، لندن میں گھانا کے ہائی کمشنر HE Prof Kwaku Danso-Boafo جنہوں نے گھانا کے صدرِ مملکت جناب عزت مآب John Dramani Mahama کی نمائندگی کی، سینئر منسٹر آف سٹیٹ Rt Hon Baroness Saeeda Warsi، سیکرٹری آف سٹیٹ فار کمیونٹیز Rt Hon Eric Pickles MP، انگلستان کی پارلیمنٹ میں قائم APPG on International Religious Freedom کی چیئر مین Baroness Berridge، انگلستان کے اٹارنی جنرل Rt Hon Dominic Grieve QC MP و دیگر شامل تھے۔

کانفرنس کی کارروائی کا آغاز

اس کانفرنس میں میزبانی کے فرائض جماعتِ احمدیہ انگلستان کے سیکرٹری برائے امورِ خارجہ مکرم فرید احمد صاحب سرانجام دے رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے پر جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو محترم ہانی طاہر صاحب نے پیش کی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ الحشر کی آیات 22 تا 25 کا انگریزی ترجمہ محترم Jonathan Butterworth صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ انگلستان نے اس کانفرنس کا مختصر تعارف کروایا اور مختلف مذاہب کے نمائندگان اور علمی، سیاسی اور سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانان کو خوش آمدید کہا۔

Rabbi Jackie Tabic

اس کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔ سب سے پہلے World Congress of Faiths کے صدر Rev. Marcus Braybrooke کی نمائندگی میں Rabbi Jackie Tabic نے ان کی طرف سے مبارکباد دی اور اپنے ایڈریس میں کہا؛

'World Congress of Faiths کے بانی Sir Francis Younghusband نے 1924ء میں امپیریل کالج میں ہونے والی عالمی مذاہب کی کانفرنس میں شرکت کے بعد WCF کی بنیاد رکھی تھی۔ انہیں انڈیا اور تبت میں بعض ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں جس وجہ سے انہیں ایشیا میں پائے جانے والے مذاہب کے بارہ میں گہری آگہی حاصل ہوئی۔ جب وہ انگلستان واپس آئے تو انہوں نے اس کانگریس کی بنیاد رکھی۔ یہ کانگریس وقت کے ساتھ ساتھ مختلف ادوار سے گزرتی رہی۔ ہمارے بانی اس نظریہ کے حامل تھے کہ مختلف مذاہب کے لوگ باہم مل بیٹھ کر اپنے اپنے مذاہب کی اچھی باتیں ایک دوسرے کو بتائیں اور ایک دوسرے کی روحانی ترقی میں مثبت کردار ادا کریں۔ انہوں نے مزید گہرائی میں جاتے ہوئے یہ تخیل پیش کیا تھا کہ باوجودیکہ انسان آپس میں اعتقادی اختلافات رکھتے ہیں لیکن ہمیں اس اکائی کو تلاش کرنا چاہیے جو تخلیقِ کائنات کے پیچھے کارفرما ہے۔ ہمیں اپنے اپنے عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے ہر مذہب کی تعلیمات کے پیچھے کارفرما اس مشترک اکائی کو ڈھونڈنا چاہیے جو ہماری تخلیق کی بنیاد ہے۔ یہی اکائی خدائے واحد کی نشاندہی کرتی ہے۔ ایک راہبہ ہونے کی حیثیت سے میں آپ کے لئے دعا کرتی ہوں کہ آپ کو بہت ترقیات نصیب ہوں۔'

ہندوکونسل انگلستان کے چیئر مین

اس کے بعد انگلستان کی ہندو کونسل کے چیئر مین مکرم اُمیش چندر شرما نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا؛

یہ میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ اس اجلاس میں مجھے تقریر کرنے کا کہا گیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے میری حضور سے ملاقات ہوئی تو میں نے ذکر کیا کہ ہمیں ایسی کانفرنسز کرنے کی ضرورت ہے جس میں مختلف مذاہب کے لوگ آپس میں تبادلہ خیال کر سکیں۔ اس پر مجھے معلوم ہوا کہ احمدی کافی عرصے سے ایسے اجلاسات کا انعقاد کر رہے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے بھی ان میں سے کئی اجلاسات میں شمولیت کی۔ انہوں نے کہا کہ آج کا عنوان بہت دلچسپ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کائنات میں خدا کا وجود ہے۔ دوسری بات جو بڑی واضح ہے وہ یہ ہے کہ سیاسی لیڈر اور دیگر نظام دنیا میں امن قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہر طرف جھگڑے اور فساد برپا ہیں اور عوام کا سیاستدانوں سے اعتماد اٹھ گیا ہے۔ اس لیے میرے خیال میں وقت آ گیا ہے کہ ہمیں انسانیت کی بہتری کے لئے دوبارہ مذہب کی طرف رخ کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنے مذہب کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہوگا۔

انہوں نے ہندوؤں کی مذہبی کتاب 'بھگوت گیتا' سے آیت نمبر 1865 پڑھی جس میں کرشن رام جی ارجن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'ہمیشہ میری توحید کا خیال ذہن میں رکھ۔ میرے لیے اپنے آپ کو وقف کر چھوڑ۔ میری عبادت کر۔ مجھے خراجِ عقیدت پیش کر۔ اگر تو ایسا کرے گا تو مجھ تک پہنچ پائے گا۔ میں اس لئے تجھ سے یہ وعدہ کرتا ہوں کیوں کہ تو میرا دوست ہے۔' انہوں نے کہا کہ گیتا کا پیغام پوری دنیا کے انسانوں کے لئے ہے۔ دنیا آج جن مسائل میں گھری ہوئی ہے اگر ہم کرشن رام جی کی دی گئی تعلیمات پر عمل کریں تو ان مسائل کا کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ سکتے ہیں کیونکہ گیتا توحید کا پیغام دیتی ہے۔ گیتا کا پیغام ہے کہ ضرورتمندوں کی خدمت کی جائے۔ لیکن سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو صرف نصیحتیں ہی نہ کرتے چلے جائیں بلکہ اپنا نمونہ بھی پیش کرنے والے ہوں جیسا کہ میں نے حضرت صاحب کو دیکھا کہ وہ جو بات کہتے ہیں اس پر خود عمل بھی کرتے ہیں۔

وزیرِ اعظم برطانیہ کا پیغام

اس کے بعد وزیرِ اعظم انگلستان عزت مآب ڈیوڈ کیمرون کا خصوصی پیغام پڑھنے کے لئے انگلستان کے اٹارنی جنرل Rt Hon Dominic Grieve QC MP تشریف لائے جنہوں نے اپنی بات کا آغاز 'السلام علیکم' سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس کے اعتبار سے جگہ کا انتخاب بھی موزوں ترین ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں سے انگریزوں میں بحیثیت ایک قوم کے وسعتِ نظری نے جنم لیا اور انہوں نے دنیا کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔

انہوں نے کہا؛

آج کا جلسہ ایک منفرد نوعیت کا جلسہ ہے۔ ایک عیسائی ہونے کے ناطے میرا یہ تجربہ ہے کہ ایسا شخص جو کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو ایک لامذہب آدمی کی نسبت دوسرے مذاہب کے ماننے والوں

کے احساسات اور جذبات کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔
اب میں وزیرِ اعظم انگلستان جناب ڈیوڈ کیمرون کا پیغام آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ وزیرِ اعظم انگلستان کہتے ہیں:۔

’’میں احمدیہ...... جماعت کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو عالمی امن کے قیام کیلئے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جماعتِ احمدیہ کے انگلستان میں بے مثال خدمتِ خلق کو سراہتا ہوں۔ آپ لوگ ایک طرف ملک کے طول وعرض میں بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کرتے ہیں تو دوسری جانب حالیہ سیلاب کے حالات میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کررہے ہیں۔ جہاں تک مذاہب کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کا سوال ہے تو آج کے دن منعقد ہونے والی یہ تقریب اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ آپ لوگ اپنے مشن میں کس قدر سنجیدہ ہیں کہ مختلف مذاہب کے لوگ مل بیٹھیں اور پوری دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

’’مجھے اس بات کی بے حد مسرت ہے کہ اس اجلاس میں حکومتِ برطانیہ کی نمائندگی بھی ہو رہی ہے۔ ہم لوگ حضورِ انور اور دیگر مذاہب کے نمائندگان و دیگر مہمانان کے ساتھ مل کر اس بات پر غور کریں گے کہ مختلف ادیان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے کس طرح دنیا میں امن کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔‘‘

دلائی لاما کا پیغام

اس کے بعد عزت مآب دلائی لاما کے لندن میں موجود نمائندہ Geshe Tashi Tsering سٹیج پر آئے اور عزت مآب دلائی لامہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے کہا کہ میرے لیے اس تقریب میں شامل ہونا اور عزت مآب جناب دلائی لاما کا پیغام پڑھنا ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اس کے بعد انہوں نے دلائی لاما کا درج ذیل پیغام حاضرین کو پڑھ کر سنایا:

’تمام مذاہب اپنے ماننے والوں کو باہم محبت، رواداری اور صبر وسکون کا درس دیتے ہیں۔ اس لئے خواہ ان کے عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیے۔ ہر سچے مذہب نے اپنے اپنے وقت میں انسانیت کو اعلیٰ اقدار سے نوازا۔ آئندہ زمانے میں بھی یہی مذہبی قدریں ہمیں دنیا میں امن، ہم آہنگی اور مفاہمت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کے شانہ بشانہ زندگی گزارنے کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوسکتی ہیں۔ ہم سب پر واجب ہے کہ ہم خلوص نیت کے ساتھ اپنی روزمرہ زندگی میں اُن اعلیٰ اخلاق پر کاربند ہوجائیں جن کی ہمارا مذہب ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ تمام مذاہب انسان کو ایسے اصول سکھاتے ہیں جن پر چل کر انسان اپنے اندر روحانی سکون اور دوسروں کی خیر خواہی کا احساس پیدا کرسکتا ہے۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں جہاں ہر کوئی مادیت اور ظاہر پرستی کی دوڑ میں لگا ہوا ہے انسان شاید یہ بھول چکا ہے کہ انسانیت کی بنیاد اور اکائی باہم محبت، رواداری اور ایک دوسرے سے ہمدردی ہے۔ ایک صحت مند معاشرہ کا قیام ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے مذہب کے بیان فرمودہ اخلاقی اقدار کے حامل بنیں اور ایک انسان ہونے کے ناطے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے فرائض کو ذمہ داری، اخلاص اور دوسروں کی خیر خواہی کے جذبے سے ادا کرے۔ آج دنیا میں ایسا دور آچکا ہے کہ ہم سب کو اپنی بقا کے لئے ایک دوسرے پر انحصار کیے بغیر چارہ نہیں۔ ایسے میں تمام انسانیت کا کسی ایک نظریہ پر اکٹھا ہونا ناگزیر ہے۔ دنیا میں اس وقت جو مسائل اور جھگڑے جنم لے رہے ہیں ان کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نے بنیادی انسانی قدروں کو فراموش کردیا ہے جبکہ یہ تمام اقدار درحقیقت ہم سب کو انسانیت کے باہمی رشتہ میں ایک خاندان کی لڑی کی طرح پرو دیتی ہیں۔ ہم بھول جاتے ہیں کہ تمام انسان آپس میں معمولی اختلافات ہونے کے باوجود یہ خواہش رکھتے ہیں کہ انہیں امن وسکون اور خوشی میسّر آئے۔ مذہب کے نام پر فساد تب برپا ہوتا ہے جب لوگ مذہب کی اصل غرض وغایت کو سمجھ نہیں پاتے۔ کچھ وقت سے مجھے یہ خیال آرہا تھا کہ ہمیں مل کر کچھ ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن کے ساتھ عالمی مذہبی برادری کو اکٹھا کیا جا سکے تاکہ آپس میں مفاہمت اور یگانگت کی فضا پیدا ہو اور دنیا میں امن کا قیام ممکن ہوسکے۔

ہمیں باقاعدگی سے اس قسم کے اجتماع کرنے چاہئیں جہاں تمام مذاہب کے لوگ مل کر ایک دوسرے کے روحانی تجربات اور فہم وفراست سے فائدہ اٹھاسکیں۔ ہمیں علماء کے اجتماعات بھی منعقد کروانے چاہئیں اور اس بات پر زور دینا چاہیے کہ باہمی اختلاف کو ہوا دینے کی بجائے ہم ایسی باتوں پر تبادلہ خیال کریں جو مذاہب میں باہم مشترک ہیں۔ آخر میں مَیں اس خیال کا اظہار کرنا چاہوں گا کہ میرے نزدیک اس کانفرنس سے دوررَس نتائج حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کو اپنے مذہبی مراکز میں آنے کی دعوت دیں۔ ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کو دیکھیں اور عبادات میں شامل ہوں۔ مجھے قوی امید ہے کہ اس قسم کے اقدامات سے عوام الناس میں ایک دوسرے کے لئے احساس اور قدر کے جذبات پیدا ہوں گے اور معاشرہ میں ہم آہنگی پیدا ہوگی۔ ان جذبات کے ساتھ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے برطانیہ میں 11رفروری 2014ء کو منعقد ہونے والی مذاہب عالم کی اس کانفرنس کو منعقد کرنے کے جرأت مندانہ اقدام کو سراہتا ہوں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کے جلسے بہت دوررَس نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ بات کہ دنیا بھر سے مختلف مذاہب کے رہنما ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوکر اپنے خیالات کا اظہار پرامن طریقے سے کررہے ہیں اپنی ذات میں دنیا میں بسنے والے اربوں انسانوں کے لیے ایک زبردست پیغام اپنے اندر رکھتی ہے اور اس سے چہار دانگِ عالم میں یہ پیغام پہنچ جائے گا کہ دنیا میں تمام انسانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ آگے بڑھ کر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں کہ دنیا میں امن وآشتی کا حصول اسی ذریعہ سے ممکن ہے۔ میں اس موقع پر تمام حاضرین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کی کاوشیں رنگ لائیں اور ان کا اثر دیرپا ثابت ہو۔‘

گھانا کے صدرِ مملکت کا پیغام

بعد ازاں لندن میں موجود گھانا کے ہائی کمشنر HE Prof Kwaku Danso- Boafo نے صدرِ مملکت گھانا عزت مآب جناب John Dramani Mahama کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

گھانا کے صدرِ مملکت لکھتے ہیں:

’ہمیں اس موقع پر ایک مرتبہ پھر یہ باور کرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغامبر دنیا میں بھیجے جنہوں نے دنیا میں موجود تمام رنگ ونسل کے لوگوں کو بلاتفریق یہ پیغام دیا کہ انسان کو پرامن، منظّم اور باہمی رواداری کے طریقوں سے زندگی گزارنی چاہئے۔ گھانا میں ہمیں اس قسم کے معاشرے کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ اور ایک مثال تو میرے خاندان میں موجود ہے جہاں مسلمان اور عیسائی رشتہ دار باہم محبت اور امن کے ساتھ رہتے ہیں۔

گھانا میں ’نیشنل پیس کونسل‘ کا قیام اسی مذہبی رواداری اور ہم آہنگی کا مرہونِ منت ہے۔ یہ ادارہ ایک چھتری کی طرح ہے جس میں تمام مذاہب کو نمائندگی حاصل ہے۔ یہ ادارہ ملک میں مفاہمت اور یگانگت کی فضا پیدا کرنے میں بہت حد تک کامیاب رہا ہے جس کے نتیجہ میں تمام شہری امن سے اور مل جل کر رہ رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آج کی یہ کانفرنس کامیاب رہے گی اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا اس طرح مل بیٹھنا دنیا میں قیامِ امن کا باعث بنے گا۔ میں جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بے حد فراست سے کام لیتے ہوئے اس عظیم کانفرنس کا انعقاد کیا ہے اور میں تمنا کرتا ہوں کہ آپ کو اِن اعلیٰ مقاصد میں نمایاں کامیابی حاصل ہو۔‘

دروز کمیونٹی کے روحانی پیشوا

اس کے بعد دروز کمیونٹی کے روحانی پیشوا شیخ موفّق تعریف تقریر کے لئے آئے۔ انہوں نے کہا:

’خدا تعالیٰ کو حمد وثناء واجب ہے اور تمام انبیاء پر درود وسلام۔ میں معزز رہنماؤں اور مہمانان گرامی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میرے لیے یہ بہت اعزاز کی بات ہے کہ آج کی اس تقریب میں مَیں متحدہ دروز کمیونٹی کی طرف سے نمائندگی کررہا ہوں۔ ہم ایک ایسی قوم ہیں جن کے ارضِ مقدس میں بسنے والے تمام مذاہب کے ساتھ مضبوط تعلقات ہیں۔ ارضِ مقدسہ وہ سرزمین ہے جہاں بہت سے مذاہب نے جنم لیا اور وہیں سے بہت سے انبیاء کا روحانی سفر شروع ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص جو قرآن کریم، عہد نامہ جدید اور عہد نامہ قدیم یعنی تورات پڑھتا ہے اسے ادراک ہونا چاہیے کہ تمام آسمانی مذاہب خدا تعالیٰ کی ہستی کو شناخت کرتے ہیں۔ واحد خدا پر یقین رکھتے ہیں، اور سب کے سب یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدائے واحد ویگانہ ہی تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے، اس کی وحدانیت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تمام انسان ایک جیسے پیدا ہوتے ہیں، اور تمام لوگ بحیثیت انسان برابر ہیں چاہے ان کے رنگ ونسل، مذہب وعقیدہ میں فرق ہو۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے تمہیں نَر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

(الحجرات آیت 14)

اس سے یہ بات پتا لگتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفات کا آئینہ دار بنا کر پیدا کیا اور اپنے پیغامبر بھیجے کہ وہ انسانوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلائیں اور آپس میں جھگڑا نہ کریں۔ ہر شخص جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ ہر ایسے شخص کا بھائی بن جاتا ہے جو اُس خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اُسے پورا حق ہے کہ اپنے عقیدہ اور مذہب کے مطابق اعمال بجا لائے جیسا کہ فرمادیا گیا ہے کہ کسی انسان کو دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔

انہوں نے کہا کہ بعض لوگ سوچتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ کیا واقعی اس زمین وآسمان کا خالق موجود ہے اور یہ کہ اس کے موجود ہونے کے کیا ثبوت ہیں؟ خدا تعالیٰ نے زمین وآسمان کو نیست سے پیدا کیا اور پھر اپنے پیغمبروں کے ذریعہ انسانوں کو ہدایت دی کہ وہ آپس میں خدائی ہدایات کے مطابق مل کر رہیں۔ ہر انسان جو عقل وفہم رکھتا ہے وہ بالآخر اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ اس قدر زبردست جسمانی قویٰ ضرور کسی کامل علم رکھنے والے نے پیدا کئے ہیں۔ جس طرح جسم کے اوپر ایک سر سجا ہوا ہے جس کے بغیر انسان نامکمل اور بیکار ہے اسی طرح انسانیت کو بنانے والا اور مکمل کرنے والا خالقِ ارض وسما ہے۔ ارضِ مقدسہ میں اس نے انسانوں پر یہ ہدایت نازل فرمائی کہ آپس میں مل جل کر رہیں۔ تمام آسمانی مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں اور ان کی بنیاد نیکی، بلند اخلاق اور پاکیزگی پر ہے۔ تمام لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر خالص ایمان رکھتے ہیں وہ قوموں کے بھائی بھائی ہونے کے تصور کو مانتے ہیں، تمام انسانوں کیلئے انصاف چاہتے ہیں۔ تمام مذاہب کا

اصل مقصد انسانوں کی اصلاح، امن کا قیام، باہمی محبت اور مفاہمت پیدا کرنا اور اس کے طریق سکھانا ہے۔ بدقسمتی سے بعض لوگ کوشش کرتے ہیں کہ مذہب کے بارہ میں غلط فہمیاں پیدا کریں۔ لوگ امن وسلامتی کی تعلیم پر مشتمل ایک مذہب کے بارہ میں غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں کہ وہ بے رحمی اور تشدد کی تعلیم دیتا ہے جبکہ تمام مذاہب نیکی، صلح، رواداری، محبت اور برادرانہ سلوک کی تعلیم دیتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ میں حضور انور کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اوران کی جماعت نے مجھے اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی اور مَیں جماعت احمدیہ کے برطانیہ میں سوسال پورے ہونے کی خوشی میں منعقد کی جانے والی اس شاندار کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہو۔ ہماری دروز کمیونٹی کے ارضِ مقدسہ میں جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت دوستانہ مراسم ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے یہ دعوت ملنے کی بہت خوشی ہے اور ہماری خواہش ہے کہ آپ بھی ہماری تقاریب میں شامل ہوں۔ ہمیں امید ہے اور ہم دعا گو ہیں کہ آج کی یہ کانفرنس کامیاب ہو اور اس کے عمدہ نتائج حاصل ہوں۔ آیئے ہم سب مل کر ظلم اور تشدد کی مذمت کریں اور محبت کے وہ بیج بوئیں جن سے صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ تمام عالم میں محبت کے چشمے پھوٹ پڑیں۔ خدا تعالیٰ کی زمین وسیع ہے اور اس میں تمام انسانوں کے لئے گزر بسر کا سامان موجود ہے۔ آیئے ہم سب مل کر خدا تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور آپس میں اختلافات کو اس قدر نہ اچھالیں کہ ہماری جمعیت ٹوٹ جائے اور ہم منتشر ہو جائیں۔ آیئے ہم سب نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے مددگار ہو جائیں اور ہم کسی گناہ اور سرکشی کے کام میں ملوث نہ ہوں۔ امن کا قیام کرنے والے ہی بابرکت ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کے سچے بندے ہونے کا اعزاز حاصل ہوتا ہے۔ آخر میں مَیں اپنی قوم اور جماعت کی طرف سے اس قابلِ قدر تقریب کے انعقاد پر آپ سب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔'

Dr. Katrina Lantos Swett

اس کے بعد USCIRF (یو ایس کمیشن آن انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم) کی وائس چیئر پرسن Dr. Katrina Lantos Swett تشریف لائیں۔ انہوں نے کہا:

آج آپ کے ساتھ شامل ہونے کا جو موقع مجھے ملا ہے اس پر میں بہت خوشی اور اعزاز محسوس کر رہی ہوں اور آپ کی جماعت کے برطانیہ میں قیام پر سوسال پورے ہونے کے موقع پر آج کی تقریب میں حاضر ہوں۔ تقریباً سات ماہ قبل پین سلووینیا کے کیپٹل میں منعقد ہونے والے آپ کے سالانہ جلسہ میں مجھے جماعت احمدیہ کی طرف سے 'خدمتِ انسانیت' کے صلہ میں ایک ایوارڈ دیا گیا تھا جس پر میں بے حد ممنون ہوں۔ اس سے ایک سال قبل امریکہ کے دارالحکومت میں مجھے حضورِ انور سے پہلی دفعہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اور آج ایک مرتبہ پھر مجھے بہت خوشی ہے کہ برطانیہ کے دارالحکومت میں مجھے حضورِ انور سے ملاقات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ آج کی تقریب باہمی رواداری اور مذہبی آزادی کی اعلیٰ قدروں کی پہچان کے لیے منعقد کی گئی ہے اور یہ اوصاف ہی دراصل آپ کی جماعت کے بنیادی اصول ہیں۔ آپ لوگ یعنی جماعت احمدیہ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ مذہب کا امن، باہمی افہام وتفہیم اور آزادی سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔ گزشتہ صدی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ایک بہت خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے جس میں کچھ ایسی ہستیاں دکھائی دیتی ہیں جو نیکی اور پاکیزگی کی شمعیں روشن کر کے اندھیروں کو دور کرنے کی جدوجہد میں لگے رہے۔ امریکہ میں ہم 1920ء کی دہائی میں دیکھتے ہیں جب کچھ لوگ اخلاق عالیہ کی شمع لے کر کلیساؤں سے اٹھے اور انہوں نے انسانی اقدار اور حقوق کا علَم بلند کیا۔ انہوں نے نسلی تعصب اور انسانوں سے روا رکھے جانے والے ظلم کے خلاف ایک جنگ لڑی اور یہ جنگ نہ صرف معاشرہ میں موجود کرپٹ عناصر کے خلاف تھی بلکہ اس لڑائی نے ایسے لوگوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا جن کا تعلق مذہب سے تھا۔ یہی وہ گرجا گھر تھے جہاں سے مارٹن لوتھر کِنگ جونیئر جیسی شخصیات نے انسانیت کی بنیاد پر آزادی کی آواز کو اٹھایا اور بے مثال جدوجہد کے بعد یہ بات منوانے میں کامیاب ہوئے کہ تمام انسان بلاتفریق رنگ ونسل یکساں حقوق اور انصاف کے حقدار ہیں۔ چنانچہ اس کے پیشِ نظر قوانین متعین کیے گئے۔ ہم ہندوستان میں دیکھتے ہیں کہ امریکہ میں انسانی حقوق کے انقلاب سے کچھ ہی پہلے مہاتما گاندھی ہندو فلاسفی 'ستیا گراہا' کے پیشِ نظر سِول نافرمانی کی پُرامن تحریک چلا کر ایک آزاد ملک حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ پھر مشرقی یورپ میں واقع سوویت یونین کے تعلق میں ہم دیکھتے ہیں کہ 1980ء کی دہائی میں پوپ جان پال دوئم نے رومن کیتھولک چرچ کی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے اس عظیم الشان طاقت کو تحلیل کرنے اور دیوارِ برلن کے گرانے میں بہت اہم کردار ادا کیا جس کے نتیجے میں کروڑوں افراد نے آزادی کا سانس لیا۔ اسی طرح ساؤتھ افریقہ میں نسلی تعصب کی بنا پر جو فسادات ہوئے اور معاشرہ دو حصوں میں بٹ گیا ان کو دور کرنے میں نیلسن مینڈیلا کے ساتھ ساتھ عیسائی پادریوں نے بھی بے دریغ قربانیاں دیں اور کوششیں کیں کہ یہ ظلم ختم ہوں۔ اور جب نسلی تعصب کا یہ سلسلہ ان عظیم لوگوں کی کاوشوں سے اپنے انجام کو پہنچا تو معاشرہ کو ترقی دینے کے لئے اور آگے بڑھنے کے لئے ہم نے ان لوگوں سے مجرموں کو معافی عام دے کر گزشتہ غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کرنے کا سبق سیکھا۔

بیسویں صدی میں ہم آپ کی جماعت کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح آپ تمام دنیا میں لوگوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ ہم آپ کی طرح رواداری اور انصاف کے علمبردار ہیں۔ آپ کی طرح ہم بھی اس معاشرہ کا قیام چاہتے ہیں جہاں مختلف عقائد رکھنے والے تمام لوگ مل جل کر رہیں، ایک دوسرے کی بات سنیں۔ اور ہم ایک دوسرے کی بات اس وقت تک نہیں سن سکتے جب تک ہم ایک دوسرے کے لئے عزت واحترام کے جذبات نہ رکھتے ہوں۔ میں اس بات کی قدر کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ باہمی رواداری کا سبق دیتی ہے۔ ہم سب کو اپنے عقائد پر عمل کرنے کی آزادی ہونی چاہیے نیز یہ کہ جب بھی ہم آپس میں تبادلۂ خیال کریں تو وہ برابری، انصاف اور انسانیت کے اقدار کو مدنظر رکھ کر کیا جائے۔ میری یہ خواہش ہے کہ ہم سب اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے پورے دل اور پوری جان سے کوشش کرنے والے بن جائیں۔'

کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ

اس کے بعد کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ جناب Kevin McDonald نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا:

'مجھے مذاہب عالم کی اس کانفرنس میں شمولیت کر کے اور کیتھولک چرچ کی نمائندگی میں اپنی تقریر پیش کر کے انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا کو اس قسم کے جلسوں کی شدید ضرورت ہے۔ ہمارے عقائد میں مرکزی کردار یسوع مسیح کی ذات کا ہے۔ ابتدائی عیسائی لوگ جو ایسٹر مناتے تھے ان کے لئے ایک بہت اہم بات یسوع مسیح کے مردوں سے جی اٹھنے کی حقیقت کو سمجھنا تھا۔ اس ضمن میں بہت محنت کی گئی یہاں تک کہ جب لوگوں کا ایمان اس بات پر قائم ہو گیا تو اس بارے میں بہت ساری کتابیں لکھی گئیں۔ ان کتب میں سب سے بہترین اناجیل مقدسہ ہیں۔ انہوں نے اناجیل مقدسہ سے مختلف حوالہ جات پیش کیے جن میں یسوع مسیح نے اپنے حواریوں کو دنیا میں ہدایت پھیلانے اور امن وآشتی کے پیامبر بننے کی نصائح کی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں تعلیمات کو بنیاد بناتے ہوئے پوپ جان پال دوئم نے 1986ء میں عیسائی لیڈرز اور دیگر مذاہب کے نمائندگان کی ایک کانفرنس کا انعقاد کیا تھا تا کہ وہ دنیا میں قیامِ امن کے لئے دعا کریں اور اس کے لئے کوششیں کریں۔ میرے لئے آج کی یہ کانفرنس بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم سب کو موضوع سے متعلق جو کچھ کہنا ہے ہمارے اپنے عقیدہ کے مطابق ہی ہوگا۔ عیسائی ہونے کی حیثیت سے ہم یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے قائل ہیں اور ہم انہیں امن کا شہزادہ کہتے ہیں۔ ہم روح القدس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری رہنمائی کرے تا کہ ہم امن کی راہوں کو پانے والے بن جائیں۔ میرا یقین ہے کہ عیسائی قیام امن کی کوششوں میں اکیلے نہیں اور نہ ہی ہم اکیلے اس اہم مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں اسی لیے ہم لوگ دوسرے تمام مذاہب کے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہوئے قیامِ امن کے خواہاں ہیں۔

Cardinal John Louis نے جو ویٹیکن میں پوپ فرانسس کے مشیر برائے مذہبی امور و بین المذاہب معاملات ہیں متعدد لوگوں سے ملنے کے لئے مختلف ممالک کے دورے کیے۔ اس کام کے دوران ان پر یہ بات آشکار ہوئی کہ تقریباً تمام ہی مذاہب امن کے قیام کے لئے دعا کو ایک موزوں ہتھیار سمجھتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ جب لوگ دعا کے ساتھ ساتھ امن کے قیام کے لیے کوششوں میں بھی لگ جاتے ہیں تو وہ سب دراصل امن کے ایلچی بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم دوسروں کو امن و سکون اسی وقت مہیا کر سکتے ہیں جب ہمیں خود امن وسکون مہیا ہو۔ اور ہمیں امن وسکون کے قیام میں کامیابی اس وقت ہوگی جب ہم سب مل کر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ 2010ء میں پوپ نے لندن کے Westminister Hall میں سیاستدانوں سے اپنے ایک خطاب میں کہا تھا کہ مذہب کو معاشرہ میں بہتری کے لئے بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ ہمیں ان امور کی نشاندہی کرنی ہوگی جن کا حصول ہماری معاشرتی زندگی میں اہم ستونوں کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جن سے ہمارے معاشرہ میں امن اور سکون پیدا ہو سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ میسیحت کی تعلیمات نے ہمیں ایک نظام دیا لیکن لوگوں میں عیسائیت کی مقبولیت گھٹنے کی وجہ سے نظام میں دراڑیں آنے لگی ہیں۔ جو مذہبی جماعتیں اس ملک میں قائم ہیں ان کا کام ہے کہ وہ اس صورتحال میں بہتری لانے کی کوشش کریں۔ شام اور دیگر ممالک میں باہمی اختلافات کے جو خوفناک نتائج نکلے ہیں ہمیں اس سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کے دور کی سب سے تلخ حقیقت مذاہب کا آپس میں تصادم ہے۔ برطانیہ میں مختلف رنگ ونسل اور عقیدہ سے تعلق رکھنے والے لوگ بستے ہیں اس لیے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم سب مل کر ان اقدار کو اپنائیں جن سے معاشرہ میں ہم آہنگی اور امن کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔ برطانیہ میں رہتے ہوئے اس لحاظ سے ہماری ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پوپ کی کیبنٹ کے President of Pontifical Council for Justice and Peace جناب Cardinal Peter Turkson کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے کہا:

'میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے برطانیہ میں صدسالہ قیام کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی اس تقریب میں مَیں آپ سے مخاطب ہوں۔ اس محفل کی خاص بات یہ ہے کہ دنیا بھر سے مختلف مذاہب کے نمائندگان اکٹھے ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کے سامنے پوپ فرانسس کے 20 مارچ 2013ء کو ہونے والے خطاب سے کچھ حصے پیش کرتا ہوں۔ پوپ فرانسس نے یہ الفاظ ساری دنیا کے

مذاہب کے نمائندگان سے مخاطب ہوتے ہوئے اس وقت کہے تھے جب وہ ان کے انتخاب کے وقت روم میں جمع تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں مقدس باپ کے نام سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں جو اس دنیا اور دنیا میں بسنے والے مخلوق سے محبت اور اس کی حفاظت کے لیے ہم سب پر عائد ہوتی ہیں۔ اس دنیا میں غریب، ضرورتمند اور مصیبت زدہ لوگوں کے لئے ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انصاف کے قیام اور باہمی رواداری کے جذبات کو فروغ دینے اور انصاف کے تقاضوں کے لیے بھی ہمیں کوشش کرنا ہے۔ لیکن اس سب سے قبل ہمیں اس دنیا کی توجہ سب سے اہم بات کی طرف مبذول کروانا ہوگی اور وہ ہے ایک کامل ترین ہستی کی تلاش۔ اور ہمیں اس بات کا بھی ادراک ہونا چاہیے کہ آج کل انسان کی شخصیت میں مادیت پرستی کا عنصر بہت نمایاں ہے۔ اور یہی آج کے دور کا سب سے بڑا چیلنج ہے۔ ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ پوری دنیا کو انصاف پسند اور پرامن بنانے کے لئے ہم سب کو ان امور پر کاربند ہونا ہوگا جو انسان میں اس قدر جرأت پیدا کردیتے ہیں کہ انسان انصاف اور امن کا پیامبر بن جاتا ہے نیز ہم سب جانتے ہیں کہ ان امور کی بنیاد ہمیں مذہب نے مہیا کی۔ آخر میں میں اس جلسہ کے شاملین کو یہ دعا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی رہنمائی فرمائے۔ آپ سب پر سلامتی ہو‘۔

بیرونیس سعیدہ وارثی

اس کے بعد برطانوی ہاؤس آف لارڈز کی ممبر اور سینئر منسٹر آف اسٹیٹ بیرونس سعیدہ وارثی تشریف لائیں۔ انہوں نے کہا:

’آج اس عظیم الشان ہال میں جلسہ مذاہب عالم کے لئے جمع ہونے والے معزز مہمانوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا میرے لیے ایک اعزاز ہے۔ یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کے وسعت حوصلہ، کشادہ دلی، کشادہ نظری اور اعلیٰ ظرفی کی آئینہ دار ہے کہ آپ لوگوں نے عالمی نوعیت کی ایک ایسی تقریب کا انعقاد کیا ہے جس میں صرف اپنی جماعت کے عقائد کو پیش کرنے کی بجائے تمام مذاہب کے نمائندگان کو اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ہمیں برطانیہ کے طول وعرض میں محض انسانیت کی بنیاد پر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کیے گئے فلاحی کاموں کے اثرات نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک سیاستدان ہوں اور منفی چیزوں کو دیکھنے کی بجائے میرا کام ہر اس مثبت بات کی نمائندگی کرنا ہے جو کہ معاشرے میں موجود ہے۔ دوسرے مذاہب پر نقطہ چینی کرنے کی بجائے اپنے مذہب کی خصوصیات بیان کرنا ایک قابلِ ستائش امر ہے۔ اگر ہم اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے باہم تبادلہ خیال کریں تو ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے تمام انسان ایک ہی صف میں آکھڑے ہوں گے اور ایک وجود کی مانند ہوجائیں گے کیونکہ دنیا کا ہر مذہب اچھا اخلاق اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ میرے نزدیک ہر مذہب دوسرے مذہب کے پیروکاروں کو مذہبی آزادی دینے کا قائل ہے اور ہمیں ایسی ہی تعلیمات کو ایک دوسرے کے سامنے رکھنا چاہیے تا کہ مذاہب کے مابین اچھے تعلقات اور سازگار ماحول پیدا ہوسکے۔ آج کی کانفرنس میں ہم سب اسی مقصد کو لے کر اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم سب کی یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی اگر ہم اس کانفرنس کی بازگشت پوری دنیا میں سن سکیں۔ اس جلسہ کے کامیاب انعقاد سے یہ بھی ثابت ہوگیا ہے کہ دنیا بھر کے مذاہب مل بیٹھ کر، متحد ہوکر بین المذاہب ہم آہنگی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کانفرنس میں شمولیت میرے لیے بہت اعزاز کی بات ہے‘۔

چیف ربائی کے نمائندہ

اس کے بعد چیف ربائی (The Chief Rabbi) کے نمائندہ اور ایک سینئر پروفیسر جناب Rabbi Proff. Daniel Sperber تشریف لائے۔

انہوں نے کہا: ’حضور انور اور خلیفہ......! مختلف مذاہب کے معزز نمائندگان! اس تاریخی نوعیت کی تقریب میں شامل خواتین وحضرات! مجھے بھی اس جلسہ میں اور یہودی مذہب کی نمائندگی میں شمولیت اختیار کر کے بہت فخر محسوس ہورہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یہودیت خدائے واحد پر ایمان لانے والے مذاہب کا بانی مذہب ہے جنہیں دوسرے الفاظ میں ابراھیمی مذاہب کہا جاتا ہے۔ یہ تعلیم ایک خدائے واحد کا پرچار کرتی ہے جو تمام کائنات کا خالق ہے۔ اور اس نے اس زمین پر انسانوں کو پھیلایا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم سب زمین کے مالک نہیں بلکہ اس کے محافظ بن کر اس سے فائدہ اٹھائیں، اسے بہتر بنائیں اور آئندہ نسلوں کے لئے اس کی حفاظت کے اقدام کریں۔ طالمود میں ہمیں ایک کہانی ملتی ہے کہ ایک ربی نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ ایک خرنوب کا درخت (carob tree) لگا رہا تھا۔ اس ربی نے اس بوڑھے کو پوچھا کہ تم تو اس قدر عمر رسیدہ ہو تم یہ پودے کیوں لگا رہے ہو جبکہ یہ تو ستّر سال کے بعد پھل لائے گا۔ بوڑھے نے جواب دیا کہ میرے باپ دادا نے درخت لگائے تو میں نے ان کا پھل کھایا۔ آج میں یہ درخت اس لئے لگا رہا ہوں تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں زمین کی حفاظت اور معاشرے کی صحت کا خیال صرف اسی لیے نہیں کرنا چاہیے کہ یہ سب ہمارا ہے بلکہ اس لیے بھی کرنا چاہیے کہ یہ ایک خدائی حکم ہے۔ سبت کے دن آرام کا حکم انسانوں پر اس خدا کا ایک احسان ہے جس نے زندگی گزارنے کے لئے بہت سے اصول ہمیں بتائے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مذہب کی ایک اور تعلیم Sabatical year (سبت کا سال) کے بارے میں ہے۔ اس سال کے دوران ہر مقروض کے تمام قرضے معاف کردیے جاتے ہیں تا کہ غریب اور قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے افراد اپنی زندگی کو از سرِ نو شروع کرسکیں۔ ہمارے مذہب کے مطابق اس ایک سال میں تمام زمین افراد کی ملکیت نہیں رہتی صرف خدا تعالیٰ کی ملکیت میں شمار کی جاتی ہے اور تمام لوگوں کو چاہے وہ امیر ہوں یا غریب ایک دوسرے کے برابر لا کھڑا کیا جاتا ہے۔ اور لوگوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ زمین دراصل خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے انسان کی نہیں۔ یہ بھی روحانی لحاظ سے ہمیں سمجھانے کے لئے ایک گہرا نکتہ ہے۔ ہماری شریعت کے دو اہم حصے ہیں۔ اول وہ قوانین ہیں جو خاص یہودی افراد سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسرا حصہ ان قوانین کا ہے جو تمام انسانوں کے لئے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ اقدار کی تعلیمات پر مشتمل ہیں۔ ان میں فلاحی کام، آزادی، افراد کی عزتِ نفس کی حفاظت، انسانی زندگی کی قدر، غریبوں اور ضرورتمندوں کی تکلیف کو دور کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ ایک عام آدمی کے نزدیک یہ وہی اعلیٰ اخلاق ہیں جو تمام انسانیت کے لئے زندگی گزارنے کے زریں اصول ہیں۔ مگر یہ تمام باتیں یہودی مذہب کی نظر میں خدائی احکام ہیں۔ بائبل کی تعلیمات دو قسم کی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور ہمسایوں سے محبت۔ یہ دونوں آپس میں مشترک قدریں بن جاتی ہیں کیونکہ ہر شخص کے اندر ایک شکل میں خدا تعالیٰ کی صفات موجود ہیں۔ اس لئے ہر شخص ایک قیمتی وجود ہے۔ ہمارے مذہبی رہنما ہمیں بتاتے ہیں کہ اگر کسی ایک جان کو بچایا جائے تو وہ پوری دنیا کو بچانے کے برابر ہے اس لحاظ سے ہر شخص کائنات کی جھلک اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس طرح جب ایک شخص دوسرے کو دیکھتا ہے تو اسے ایک اور جہان وہاں آباد دکھائی دیتا ہے۔ جب لوگوں کو اس بات کا فہم ہوجاتا ہے تو وہ اپنے اردگرد بسنے والے انسانوں کی قدر کا احساس ہوجاتا ہے اور ایک قسم کا احساسِ ذمہ داری پیدا ہوتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ہم جس دنیا میں رہتے ہیں وہاں دنیا داری دن بدن بڑھتی جاتی ہے اور مذہب کے ردّعمل کے طور پر بے راہ روی، نارواداری اور انتہا پسندی جنم لیتی ہے۔ ہم جس معاشرہ میں رہ رہے ہیں وہاں ظاہری ترقی کو ایک بہت بلند کامیابی تصور کیا جاتا ہے اور امیروں اور غریبوں کے درمیان معاشی فرق خوفناک حد تک بڑھتا چلا جا رہا ہے، ترقی اور آسائش کے نام پر ہم سب دنیا کی نعمتوں کو اسراف کی حد تک خرچ کرتے جا رہے ہیں۔ تازہ پانیوں کو گندہ کر رہے ہیں، جنگلات کو تباہ کر رہے ہیں، ساری تفصیل تو یہاں پیش کرنے کی ضرورت نہیں یہ تو چند مثالیں ہیں۔ ہم جس دور میں رہ رہے ہیں یہاں ہر طرف مذہبی اور سیاسی کشمکش جاری ہے اور فساد برپا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام اور اس کی دی ہوئی ہدایات کو پامال کیا جا رہا ہے اور اس سب کارروائی کو سمجھداری اور مصلحت اور سیاسی مجبوریوں کا نام دے دیا جاتا ہے۔ آیئے ہم ایک پاک صاف، سیدھے سادھے اور آسان مذہب کی طرف لوٹ جائیں جس میں خدا تعالیٰ کی عظمت کی شناسائی ہو، انسان کی عظمت کی پہچان ہو اور قدرت کی شناسائی ہو۔ اور جو مصائب انسانوں کو درپیش ہیں ان کا علاج ہوجائے۔ اس طرح دنیا کے تمام لوگوں کے لئے مفاہمت اور سکون کا سامان پیدا ہوسکے اور تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کا انتظام ہو۔ خدا تعالیٰ کی مدد سے ہم ضرور کامیابی حاصل کریں گے‘‘۔

دوسربراہانِ مملکت کے پیغامات

اس کے بعد فرید احمد صاحب نے بتایا کہ اس کانفرنس کے لئے ہمیں متعدد حوصلہ افزا پیغامات موصول ہوئے ہیں جن میں سے وقت کی کمی کے باعث صرف دو پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

جان کوفور

(سابق صدرِ مملکت گھانا)

پہلا پیغام عزت مآب جناب جان کوفور (سابق صدر مملکت گھانا) کا تھا۔ وہ کہتے ہیں:

’چاہے یورپ ہو، ایشیا ہو، افریقہ ہو یا امریکہ پوری دنیا میں ہر طرف آپ کو فساد اور خون خرابے کی صورتِ حال نظر آتی ہے۔ یہ اختلافات سیاسی، نظریاتی اور مذہبی بنیادوں پر ہو رہے ہیں۔ دورِ حاضر میں انسانوں کو درپیش مسائل کے پیشِ نظر یہ کانفرنس بالکل بروقت منعقد کی جا رہی ہے۔ تمام انسان اس وقت تک ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے رہیں گے جب تک ہم سب میں ایک دوسرے کیلئے امن اور رواداری کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے۔ میں اس عقیدے پر پختگی سے قائم ہوں کہ اگر ہم ہر اہم فیصلے کی بنیاد انسان کے برابر ہونے پر رکھیں اور ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھیں تو ہم یقیناً دنیا میں امن پیدا کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے‘۔

ملکہ برطانیہ کا پیغام

دوسرا اور آخری پیغام عزت مآب جناب ملکہ عالیہ برطانیہ کی طرف سے تھا جو چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ اور Defender of the Faith ہیں۔ ملکہ عالیہ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا۔

ملکہ عالیہ انگلستان کے لئے جماعتِ احمدیہ انگلستان کی طرف سے اپنے صدسالہ جشن کے موقع پر گلڈ ہال میں اس عظیم الشان جلسہ مذاہب عالم کے انعقاد کا پیغام باعث مسرّت ہے۔ ملکہ عالیہ کو اس جلسہ کے مقاصد جان کر بہت خوشی ہوئی اور وہ آپ کے پیغام بھجوانے کی درخواست پر بہت ممنون ہیں۔ ملکہ عالیہ کی آپ سب کے لیے یہ دلی تمنا ہے کہ یہ جلسہ ایک کامیاب اور یادگار جلسہ ہوجائے‘۔

اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صدارتی خطاب کے لئے تشریف لائے۔

(باقی آئندہ)

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ضیاء اللہ منگلا صاحب معلم وقف جدید کجر ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 27/اپریل 2014ء کو کجر ضلع شیخوپورہ کے دو انصار مکرم محمد اختر صاحب اور مکرم محمد اکرم صاحب پسران مکرم ولی محمد صاحب بیت الذکر ناصر آباد شیخوپورہ شہر میں منعقد ہوئی۔ ہر دو انصار کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی ہے۔ تقریب آمین پر مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دونوں احباب سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالسلام انجم صاحب وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب مرحوم مورخہ 28۔اپریل 2014ء کو بعمر 88 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مؤرخہ 29۔اپریل کو بعد نماز عصر بیت منعم دارالنصر غربی میں محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے پڑھائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد حفیظ شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ والدہ صاحبہ مرحومہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ والد صاحب نے 1940ء میں خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تو ایک سال کے بعد جبکہ آپ کی عمر پندرہ سال تھی آپ نے بھی بیعت کر لی۔ بسلسلہ روزگار والد صاحب 1955ء میں سندھ چلے گئے تو والدہ صاحبہ بھی دو سال کے بعد سندھ چلی گئیں۔ والدہ صاحبہ معمولی پڑھی لکھی تھیں۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ گاؤں کی بیسیوں بچوں اور بچیوں کو قرآن پڑھایا۔ خلافت احمدیہ سے دلی محبت تھی۔ تمام بچوں کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین فرماتی رہیں۔ دو بیٹوں کی وفات کے بعد جب تیسرے بیٹے کی پیدائش ہوئی تو اس کو وقف کر دیا۔ والدہ محترمہ مہمان نواز اور غریب پرور تھیں۔ بہت سی غریب بچیوں کی شادیوں کے موقع پر جہیز کا انتظام کیا۔ آپ نے تین بیٹے خاکسار، مکرم پروفیسر محمد اکرام احسان صاحب واقف زندگی ٹیچر نصرت جہاں کالج، مکرم محمد انعام صاحب چک نمبر 46 سرگودھا، پانچ بیٹیاں، متعدد پوتے، پوتیاں اور نواسے، نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم نعمت اللہ قریشی صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم ناصر محمود صاحب نائب قائد اول مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور اور بہو محترمہ صفیر صدف صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک بیٹے کے بعد مورخہ 24/اپریل 2014ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہادیہ محمود نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد شفیع باجوہ صاحب آف بدوملہی حال شاہدرہ ٹاؤن لاہور کی نواسی اور ددھیال کی طرف سے حضرت مستری نظام الدین آف چانگریاں ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم صباحت احمد باجوہ صاحب معلم سلسلہ 170/10R ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ صاحبہ کافی عرصے سے معدہ کے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی والدہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ حمیرا نبیل صاحبہ اہلیہ مکرم نبیل احمد صاحب شکور پارک ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری امان اللہ صاحب کی جرمنی میں اینجیو گرافی متوقع ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور ان کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم رزاق محمود طاہر صاحب سیکرٹری تعلیم ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 11/اپریل 2014ء کو خاکسار موٹر سائیکل حادثہ میں زخمی ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2014ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 25 مئی 2014ء ہے۔

داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس، مع ٹیلی فون نمبر

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ/ پرائمری پاس رزلٹ کارڈ نہ ہونے کی صورت میں سکول کا تصدیق نامہ (انٹرویو کے وقت اصل رزلٹ کارڈ ہمراہ لائیں۔)

4۔ درخواست پر صدر صاحب/ امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔

ا۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 مئی 2014ء تک اس کی عمر ساڑھے گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

ب۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

ج۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

د۔ امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں جمع کروائیں۔

انٹرویو/ ٹیسٹ 8، 9 جون 2014ء کو صبح 7:30 بجے ادارہ میں ہوگا۔ انٹرویو کیلئے امیدواران کی فائنل لسٹ 5 جون 2014ء کو نظارت تعلیم ربوہ اور ادارہ میں لگائی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کے لئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

منتخب امیدواران کی لسٹ 11 جون 2014ء کو ادارہ میں لگائی جائے گی۔ منتخب امیدواران کے والدین سے میٹنگ 12 جون کو ہوگی۔

نوٹ: **1**۔ بیرون ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

2۔ اس سال سے مدرسۃ الحفظ میں داخلہ جات کے وقت داخلہ فارم ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

درخواست دعا

مکرم رانا مبین احمد کاشف صاحب دارالعلوم شرقی نور لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم رانا عبدالحکیم خان صاحب کاٹھ گڑھی چند دن سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہے اب روبصحت ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

مدرسۃ الحفظ طلباء میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2014ء کیلئے داخلہ فارم یکم اپریل تا 20 مئی 2012ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 مئی 2014ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 7:30 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

2۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 مئی 2014ء تک اس کی عمر 12 سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7 جون کو صبح 5:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 9,8 جون کو صبح 5:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی فائنل لسٹ مورخہ 5 جون کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کے لئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام اور وقت چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 11 جون 2014ء صبح 9 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ مورخہ 12 جون کو کامیاب امیدواران کے والدین سے اجتماعی میٹنگ ہوگی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 18/اگست 2014ء سے ہوگا۔ حتمی داخلہ 31 دسمبر 2014ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروادیں۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 047-6213322
(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

معلوماتی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

انگور کی کاشت کے طریقے: زرعی ماہرین نے کہا ہے کہ انگور تمام پھلوں میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ انگور میں انسانی صحت کے لئے موزوں کیمیکلز کی مقدار باقی پھلوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ انگور سخت سرد، گرم اور مرطوب آب و ہوا والے موسم کے علاوہ دنیا کے تمام حصوں میں کاشت ہوتا ہے۔ انگور ہلکی زمین سے لے کر چکنی زمین میں کاشت کیا جاسکتا ہے لیکن اچھے نکاس والی ہلکی چکنی زمین انگور کی کاشت کے لئے بے حد موزوں ہے۔ جب انگور کا پودا ریتلی اور کنکری زمین پر کاشت کیا جائے تو اسے پت جھڑ والے پودوں کی طرح کھاد دینے کے لئے خاص خیال رکھا جائے۔ پتھریلی زمین میں کاشت شدہ انگور کا پھل چکنی زمینوں کی نسبت جلد پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ انگور کی کاشت مختلف مہینوں میں کی جاسکتی ہے۔ اپریل کے مہینے میں پلاسٹک کی تھیلی والے پودے منتقل کئے جاسکتے ہیں، جب پودے لگ جائیں تو سیمنٹ کے ساڑھے 7 فٹ لمبے پلر کو ڈیڑھ فٹ زمین میں اور باقی 6 فٹ زمین سے باہر رکھیں۔ ایک پودا چھوڑ کر پلر لگائیں پھر 2 تاریں اوپر والی چھ گیج اور نیچے والی 8 گیج کے پلر کے سوراخوں میں گزار کر آخری سرے پر پلر کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیں۔ پلر ساری لائن کی مضبوطی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ انگور کی مختلف اقسام کاشت کی جاتی ہیں۔ ان میں سفید کشمش، سندر خانی، سرخ کشمش اور ساہبی شامل ہیں، پھل دار پودوں میں انگور کو سب سے کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن انگور کو بور لگنے سے مارچ تا مئی پھل کا رنگ تبدیل ہونے تک پانی موسم اور زمین کی ساخت کے مطابق دیتے رہنا چاہئے۔ اس کے بعد پھل پکنے سے تقریباً 25 دن پہلے پانی کم دینا چاہئے۔ انگور کی آب پاشی کے لئے محکمہ آب پاشی کے تعاون سے ڈرپ اریگیشن سسٹم سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ انگور کی کاشت کے سلسلہ میں کھادوں کا استعمال زمین کی قسم کے مطابق کرنا چاہئے۔ زمین کو گوبر کی کھاد ہر سال دی جائے تو کیمیائی کھادوں کی ضرورت کم پڑتی۔ عام طور پر 150 گرام این پی کے فی پودا پھل بننے سے پہلے استعمال کرنے سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 12/اپریل 2014ء)

بعض اوقات میں پانی پینے کے فوائد:

ماہرین طب کے مطابق کچھ مخصوص اوقات میں پانی پینا جسم کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔ جیسے صبح اٹھنے کے بعد دو گلاس پانی پینا جسم کے تمام اعضاء کو متحرک کرتا ہے۔ کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے پانی کا ایک گلاس کھانا ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ نہانے سے پہلے ایک گلاس پانی بلڈ پریشر کو معتدل رکھتا ہے جبکہ سونے سے پہلے ایک گلاس پانی دل کے دورے سے محفوظ رکھتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 12/اپریل 2014ء)

ورزش سے جلد خوشگوار رہتی ہے روزانہ ورزش سے نہ صرف آپ کی جلد خوشگوار رہتی ہے بلکہ بڑھتی عمر کے اثرات سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ ایک امریکی تحقیق کے مطابق ورزش کی عادت اپنانے کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر نہیں، وہ افراد جو شروع سے ورزش کو معمول بناتے ہیں ہمیشہ جوان نظر آتے ہیں اور ایسے لوگ جو 40 سال کی عمر سے یا اس کے بعد ورزش کرنا شروع کرتے ہیں وہ بھی جلد (Skin) پر موجود جھریوں سے نجات پاسکتے ہیں۔ ماہرین کہتے ہیں کہ اگر باقاعدگی سے ورزش کی جائے تو جلد کی اوپری سطح بڑھتی عمر کے اثرات یعنی جھریوں سے محفوظ رہتی ہے اور آپ ہمیشہ جوان نظر آسکتے ہیں۔ (نیٹ نیوز)

ڈیٹا جمع کرنے کے لئے ٹیپ جاپانی کمپنی نے ایک ایسی ٹیپ تیار کی ہے جس میں ریکارڈ شدہ مواد ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ سونی کی اسٹوریج ڈیوائس میں 185 ٹیرابائٹس ڈیٹا فی کارٹریج محفوظ کیا جاسکے گا۔ یہ اسٹوریج ٹیپ 148 گیگا بائٹس مربع انچ کے حساب سے ڈیٹا سٹور کرے گی۔

(نیٹ سماء ٹی وی نیوز 6 مئی 2014ء)

تیز ترین انٹرنیٹ والے ممالک دنیا کے تیز ترین انٹرنیٹ سپیڈ میں ہانگ کانگ پہلے نمبر پر آ گیا ہے اس کی نیٹ سپیڈ 41 سے 58 ایم بی فی سیکنڈ ہے۔ جبکہ 15 سے 34 ایم بی فی سیکنڈ سپیڈ کے ساتھ جنوبی کوریا اور لتھوانیا بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں انٹرنیٹ کی فی سیکنڈ سپیڈ 20 سے 40 ایم بی کے درمیان ریکارڈ کی گئی ہے۔

(روزنامہ پاکستان 10/اگست 2012ء)

دنیا کے بلند ترین پل:

☆ فرانس کے علاقے Millau میں تعمیر کئے گئے اس پل کو Viaduct Millau کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس پل کو دنیا کی بلند ترین پل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس پل کی بلندی 343 میٹر (1125 فٹ) اور لمبائی 342 میٹر (1122 فٹ) ہے۔ اس پل کا افتتاح 2004ء میں کیا گیا۔

☆ Bridge Russky کے نام سے مشہور یہ پل روس کے علاقے ولادیسٹو میں واقع ہے۔ یہ پل 320.9 میٹر (1053 فٹ) بلند ہے جبکہ اس کی لمبائی 1104 میٹر (3622 فٹ) ہے۔ اس پل کو 2012ء میں عوام کے لئے کھولا گیا۔

☆ چین کے علاقے چانگ شو میں بنایا گیا۔ 1088 میٹر (3570 فٹ) لمبا پل ہے۔ اس کی بلندی 306 میٹر (1004 فٹ) ہے۔ اس پل کا افتتاح 2008ء میں کیا گیا۔

☆ آکاشی کیکیو کے نام سے مشہور پل جاپان کے علاقے کوب میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس پل کی بلندی 298.3 میٹر (979 فٹ) ہے جبکہ یہ پل 1991 میٹر (6532 فٹ) لمبا ہے۔ اس پل کو عام عوام کے لئے 1998ء میں کھولا گیا۔

☆ ہانگ کانگ میں تعمیر کردہ پل سٹون کٹر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس پل کا افتتاح 2009ء میں کیا گیا۔ اس پل کی بلندی 298 میٹر (798 فٹ) ہے جبکہ یہ پل 1018 میٹر (3340 فٹ) لمبا ہے۔

☆ سن سان زی نامی یہ پل ساؤتھ کوریا کے علاقے یسو میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اور اس کا افتتاح سال 2012ء میں کیا گیا ہے۔ اس پل کی بلندی 270 میٹر (890 فٹ) ہے۔ جبکہ اس کی لمبائی 1545 میٹر (5069 فٹ) ہے۔

☆ چین کے علاقے جنیانگ میں تعمیر کیا گیا یہ پل جنگیو کے نام سے مشہور ہے۔ اس پل کا افتتاح 2010ء میں کیا گیا۔ یہ پل 265 میٹر (869 فٹ) بلند ہے۔ جبکہ 816 میٹر (2677 فٹ) لمبا ہے۔

☆ ڈنمارک کے علاقے سلاگلسی میں تعمیر کیا گیا پل ایسٹ ویسٹ پل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس پل کو عوام کے لئے 1998ء میں کھولا گیا۔ اس پل کی بلندی 254 میٹر (833 فٹ) ہے جبکہ اس کی لمبائی 1624 میٹر (5328 فٹ) ہے۔

☆ حال ہی میں چین نے ایک اور بلند پل کا افتتاح کیا ہے جو کہ چینی علاقے ژی شانگ میں تعمیر کیا گیا ہے۔ 2013ء میں کھولے جانے والے اس پل کی بلندی 244.3 میٹر (802 فٹ) ہے جبکہ اس پل کی لمبائی 818 میٹر (2684 فٹ) ہے۔

(روزنامہ دنیا 12/اپریل 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 15 مئی

طلوع فجر	3:38
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:00

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15 مئی 2014ء

1:50 am	دینی وفقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2008ء
3:55 am	انتخاب سخن
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	ایم ٹی اے کانفرنس 2014ء منعقدہ 13/اپریل 2014ء
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 30/اپریل 1997ء
9:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:25 pm	ایم ٹی اے کانفرنس 2012ء

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل:0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر:6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل:03336174313

FR-10

پاکستان الیکٹروانجینئرنگ
PEE
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹاٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائبر، لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741